ازعدالت عظمیٰ

1954

4فروری

راج کرشنا بوس

بنام

بِنو د کینونگو و دیگران

[مہر چند مہاجن چیف جسٹس، مکھر جی، ایس آرداس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

بھارت کا آئین، آرٹیکلز 136 اور 226۔عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 (ایکٹ XLIII بابت 1951)، ذیلی دفعہ 33(2)،99, 105 ,123(8)۔ٹریبونل کے حکمنامہ کی دفعہ 105 کے تحت حتمی اور فیصلہ کن قرار دیا گیا۔آیا عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیان کے صوابدیدی اختیارات کو آرٹیکلز 136 اور 226 کے تحت متاثر کرتا ہے۔منتخب امیدوار جنہیں سرکاری ملازم کی طرف سے نامزد یا طرفداری کی گئی ہو۔قانونی اثر۔ٹریبونل کے احکامات، مواد۔

(1) آئین کے آرٹیکلز 136 اور 226 کے ذریعے عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیان کو دیے گئے بلا روک ٹوک صوابدیدی کے اختیارات کو حسب ترتیب قانون سازیہ اور عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951، کی دفعہ 105 کے ذریعے چھینا یا ختم نہیں کیا جا سکتا جس میں کہا گیا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت ٹریبونل کا ہر حکم حتمی اور قطعی ہوگا اور اس طرح کے اختیارات کو اثر انداز نہیں کرتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(2) عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950، کی دفعہ 16 توضیعات کے پیش نظر اور عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی ذیلی دفعہ 33 (2) اور 123 (8) کی توضیعات کے مطابق ریاستی قانون ساز اسمبلی کا انتخاب اس وقت کالعدم نہیں ہوتا جب منتخب رکن کو سرکاری ملازم یا ملازمین کے ذریعے نامزد یا طرفداری کی جاتی ہے

(3) عدالت عظمیٰ نے اس طریقے پر اپنی نامنظوری درج کی جس میں الیکشن ٹریبونل نے اپنے فرض سے گریز کیا اور بنائے گئے بارہ مسائل میں سے صرف دو کا فیصلہ کرنے میں شارٹ کٹ لینے کی کوشش کی اور اس طرح ایکٹ کی دفعہ 99 کی توضیعات کے خلاف کام کیا۔

اپیلیٹ دائرہ اختیار دیوانی: دیوانی اپیل نمبر 239 بابت 1953

1952 کے انتخابات مقدمہ نمبر 5 میں انتخابات ٹریبونل، کٹک کے 5 ستمبر، 1953 کے حکم اور فیصلے پر خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیلنٹ کے لیے: ایس۔ بی جتھر۔

مدعا علیہ کی طرف سے: ایس پی سنہا (بشمول آر پٹنائک)۔

4 فروری 1954۔ مہاجن چیف جسٹس مکھر جی، داس اور غلام حسن جسٹس صاحبان کا فیصلہ جسٹس داس، جسٹس ویوین بوس نے ایک علیحدہ فیصلہ سُنایا۔

جسٹس داس۔ یہاں سوال یہ ہے کہ کیا ریاستی قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کو اس وقت کالعدم قرار دیا جاتا ہے جب سرکاری ملازم یا ملازمین کے ذریعے رکن کی نامزدگی کی تجویز یا طرفداری یا دونوں پیش کی گئی ہو۔

اپیلنٹ ریاست اڑیسہ میں وزیر تھا۔ اُسے اڑیسہ قانون ساز اسمبلی کے لیے امیدوار کے طور پر نامزد کیا گیا اور بعد میں انہیں منتخب ہونے کا اعلان کیا گیا۔ ان کے حریفوں میں سے ایک، پہلا مدعا علیہ تھا جس نے کئی بنیادوں پر انتخابات کو چیلنج کرتے ہوئے انتخابی پٹیشن دائر کی تھی، جن میں درج ذیل شامل ہیں۔

اپیل کنندہ نے تقریباً دو درجن نامزدگی کا غذات داخل کیے تھے: ان میں سے پانچ تجویز کنندہ سرکاری ملازم تھے اور چار میں طرفداری کرنے والے۔ پہلے مدعا علیہ نے کہا کہ اپیل کنندہ کے انتخاب کو آگے بڑھانے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں سرکاری افسران کی مدد حاصل کرنے اور انتخابات کے اغراض کے لیے ان کا "استعمال اور کام میں لانے" کے لیے یہ اسکیم کا پہلا قدم تھا۔" دیگر الزامات بھی تھے جن پر ہمیں یہاں غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اپیلیٹ نے پہلے مدعا علیہ کے خلاف جوابی الزامات لگائے، جسے اس نے شکست دی تھی، لیکن ان کے ساتھ بھی ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

الیکشن ٹریبونل نے بارہ مسائل وضع کیے اور 101 گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔لیکن جب اس پر حکم صادر کرنے کی بات آئی تو اس نے پورے معاملے کا فیصلہ کرنے کے بجائے صرف دو مسائل کا فیصلہ کیا۔اس نے مؤقف اختیار کیا کہ جیسا کہ اوپر مذکور تجویز کنندگان اور طرفداری کرنے والے تسلیم شدہ طور پر سرکاری ملازم تھے جنہوں نے ایک بڑی بدعنوانی کا عمل تشکیل دیا اور اس طرح عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (نمبر XLIII بابت 1951) کی دفعہ 123 (8) کے تحت انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا۔طے شدہ دیگر دو مسائل کا اس اپیل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس کے بعد اپیلنٹ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت سرشیریری کی رٹ کے لیے عدالت عالیہ میں عرضی دائر کی۔عدالت عالیہ نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔قابل ججوں نے مؤقف اختیار کیا کہ ٹریبونل میں عدالتی دائرہ اختیار کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور قانون کے بارے میں ٹریبونل کا نظریہ ممکنہ اور معقول تھا، اس کے مطابق، چونکہ عدالت عالیہ ٹریبونل کی طرف سے عدالت مرافعہ نہیں تھا، اس لیے انہیں عدالت مرافعہ کے طور پر سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے نہیں کہا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کو انتخابات ٹریبونل کے حکم کے خلاف اس عدالت کی طرف سے اپیل کرنے کی خصوصی اجازت دی گئی تھی۔

سرکاری ملازمین کو متاثر کرنے والا عوامی اہمیت کا ایک سوال شامل ہے اور ہم آرٹیکل 136 کے تحت اپنے خصوصی دائرہ اختیار کے تحت اس سوال کا جائزہ لینا حق سمجھتے ہیں۔

جن دفعات پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے وہ دفعات 33 (2) اور 123 (8) ہیں۔سابقہ دفعہ بذیل فراہم کرتی ہے کہ۔۔

"کوئی بھی شخص جس کا نام حلقے کے انتخابی فہرست میں درج ہے اور جو عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950

(XLIII بابت 1950) کی دفعہ 16 میں مذکور کسی نا اہلیت کے تابع نہیں ہے، وہ تجویز کنندہ یا طرفداری کرنے والے کے طور پر سبسکرائب کر سکتا ہے۔ جتنے نامزدگی کاغذات اتنی ہی وہاں پر خالی آسامیوں کو پُر کرنا ہے۔۔۔۔ مؤخر الذکر کے مطابق۔

" امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے یا کسی دوسرے شخص کے ذریعے کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کی ملی بھگت سے امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے حکومت بھارت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت خدمات انجام دینے والے کسی بھی شخص سے ایسی شخص کے ذریعے ووٹ دینے کے علاوہ کوئی بھی مدد حاصل کرنا یا مہیا کرنا یا اس کی حوصلہ افزائی کرنا ایکٹ کے مقاصد کے لیے ایک بڑی بدعنوانی کا عمل سمجھا جائے گا۔ اس قسم کی بدعنوانی کے عمل سے رکنیت ختم ہوتی ہے (دفعہ 140)۔

دفعہ 33 (2) مقبول ہے اور ہر شخص کو انتخاب کے لیے امیدوار کی تجویز یا تائید کرنے کا استحقاق عطا کرتی ہے۔ جو انتخابی فہرست میں رجسٹرڈ ہے بشرطیکہ وہ 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت نا اہل نہ ہو۔ اس سیکشن میں تین زمرے کے افراد کو خارج کیا گیا ہے لیکن سرکاری ملازمین کو نہیں، جب تک کہ وہ یقیناً اُن زمروں میں نہ آئیں۔ لہذا، جہاں تک دفعہ 33 (2) کا تعلق ہے، سرکاری ملازم انتخابات کے لیے کسی امیدوار کو نامزد کرنے یا طرفداری کرنے کا حقدار ہے اگر وہ خارج کیے گئے تین زمروں میں شامل نہ ہو۔ سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 123 (8) سرکاری ملازمین سے وہی چھین لیتی ہے جو دفعہ 33 (2) انہیں دیتی ہے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ایسا ہوتا ہے۔

اس سوال کو بناوٹ کے ایک سادہ معاملے کے لحاظ سے دیکھتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ جب دفعہ 33 (2) تیار کی گئی تھی تو اس کو منظوری دینے والوں نے کچھ طبقات کے افراد کو اس کے دائرہ کار سے خارج کرنے کی خواہش کو ذہن میں رکھا تھا اور انہوں نے ان زمروں کو تین تک محدود کرنے کا انتخاب کیا۔ لہذا، اس کے برعکس کہیں بھی واضح توضیع کی عدم موجودگی میں، یا جب تک کہ یہ ضروری مضمرات کی پیروی نہ کرے، اس سیکشن کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ جن کو واضح طور پر خارج نہیں کیا گیا ہے ان کو شامل کرنے کا ارادہ ہے۔ چونکہ سرکاری ملازمین خارج کردہ زمروں میں نہیں ہیں اس لیے اس طرح ہے کہ جہاں تک اس سیکشن کا تعلق ہے، وہ امیدوار کی نامزدگی کی تجویز اور تائید کرنے کے لیے نا اہل نہیں ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اب، کیا دفعہ 123(8) اس کے برعکس ایک واضح شق رکھتی ہے یا اس طرح کی توضیع کا مطلوبہ مضمرات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ معمول کی بات ہے، جب کسی ایکٹ کا ایک سیکشن دوسرے میں دیے گئے سیکشن کو ہٹا دیتی ہے تو غیر مستحب فقرہ کا استعمال کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ "سیکشن ۔۔۔میں موجود کسی بھی امر کے باوجود، "، یہ یا وہ ہوگا، بصورت دیگر، اگر دونوں سیکشن واضح ہیں، تو آمنے سامنے تصادم ہوتا ہے۔عدالتوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے گریز کریں اور جب بھی ممکن ہو، ایسی توضیعات کی تشریح کریں جو متضاد دکھائی دیتی ہیں تاکہ وہ ہم آہنگ ہوں۔

دفعہ 123(8) اصل میں کس چیز کی ممانعت کرتی ہے۔ یہ" ایسے شخص کے ذریعے ووٹ دینے کے علاوہ کسی بھی طرح کے حصول یا مہیا کرانے وغیرہ میں مدد کرتا ہے۔لہذا، کسی امیدوار کے لیے جائز ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کو ان کے ووٹوں کے لیے مہم چلائے اور اگر کوئی سرکاری ملازم اپنی حمایت ظاہر کرنے کا انتخاب کرتا ہے تو امیدوار کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ اس حقیقت کو ظاہر کرے اور اسے اپنے انتخاب کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کرے، کیونکہ قانون ان لوگوں کے ارادوں پر کوئی رازداری عائد نہیں کرتا جو اپنی مرضی سے یہ کہنے کا انتخاب کرتے ہیں کہ وہ کس کو ووٹ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔انہیں حقیقت ظاہر کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا اور اس طرح کی معلومات حاصل کرنے کی کوئی بھی غلط کوشش ایک بدعنوان عمل ہوگی، لیکن اسی طرح، اگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتے ہیں تو وہ حقیقت کو خفیہ رکھنے کیلئے مجبور نہیں ہیں اور نہ ہی امیدوار ہے۔ اگر قانون اس کی اجازت دیتا ہے، تو ہمیں یہ دیکھنا مشکل لگتا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس نے دفعہ 33(2) کے ذریعے واضح طور پر دیے گئے حق کو چھین لیا ہے۔قانون کی پالیسی یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کو سیاست سے الگ رکھا جائے اور انہیں اثر ورسوخ یا اختیار اور طاقت کے عہدوں پر فائز افراد کے ذریعے مسلط ہونے سے بھی بچایا جائے، اور سرکاری مشینری کو، امیدوار کی واپسی کی پیش قدمی کے لیے استعمال سے روکا جائے۔۔لیکن ساتھ ہی یہ قانون کی پالیسی نہیں ہے کہ انہیں حق رائے دہی سے محروم کیا جائے یا ملک کے عام شہریوں کی حیثیت سے ان کو ان کے حقوق سے مکمل طور پر محروم کیا جائے۔دونوں کے درمیان کا توازن، ہماری رائے میں، اوپر بتائے گئے طریقے سے ختم کیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیکن اگرچہ کسی امیدوار کے لیے اس حد تک جانا جائز ہے، لیکن وہ مزید آگے نہیں جا سکتا اور اگر سرکاری ملازمین کی تجویز یا تائید نامزدگی حاصل کرنے کیلئے امیدوار کے امکانات کو ووٹ کے علاوہ دوسرے طریقوں سے آگے بڑھانے کے لیے ان کی مدد حاصل کرنے کے منصوبے کا حصہ ہے، تو دفعہ 123(8) کو اس صورت میں استعمال میں لایا جاتا ہے، کیونکہ اس صورت میں، منصوبے اور اس کی تکمیل کو ایک مربوط مجموعے کے طور پر دیکھا جانا چاہیے اور تجویز یا تائید کے اعمال جو اپنے آپ میں مخلص ہیں، کو باقی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

ابتدائی مسئلے پر ہمارے فیصلے کی حمایت دوسری بنیاد پر بھی کی جا سکتی ہے۔ دفعہ 123 کی شق (8) میں مذکور بڑی بدعنوانی کے عمل میں کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ وغیرہ کے ذریعے امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے حکومت بھارت یا کسی بھی ریاست کی حکومت کے تحت خدمات انجام دینے والے کسی بھی شخص سے، اس طرح کے شخص کے ذریعے ووٹ دینے کے علاوہ، کوئی بھی مدد حاصل کرنے یا مہیا کرنے یا آمادہ کرنے کی کوشش کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ لہذا، معاملے کو اس شق کی شرانگیزی کے اندر لانے کے بجائے امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے میں مدد کے لیے ہونی چاہیے۔ سیکشن 79(ب) امیدوار کے معنی کو اسطرح بیان کرتا ہے۔

" ایسا شخص جو کسی انتخاب میں امیدوار کے طور پر نامزد ہوا ہو یا ہونے کا دعوی کرتا ہو، اور ایسا کوئی بھی شخص اس وقت سے امیدوار سمجھا جائے گا جب سے اس نے انتخاب کے امکان کے ساتھ خود کو ممکنہ امیدوار کے طور پر کھڑا کرنا شروع کیا ہو۔

لہذا، جب تک کہ معاملہ اصطلاح کے آخری نصف کے اندر نہ آئے، وہ شخص اصطلاح کے پہلے حصے کے تحت اس صورت میں امیدوار بن جاتا ہے، جب اسے باضابطہ طور پر امیدوار کے طور پر نامزد کیا گیا ہو اور امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانا ضروری ہے، لہذا، ایسی صورت میں اس مرحلے کے بعد سے شروع ہونا چاہیے۔ اگرچہ دونوں طرف سے ثبوت پیش کیے گئے تھے، لیکن حقیقی سوالات کا ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے جو کیس کو اصطلاح کے دوسرے حصے میں لا سکتا ہے یا نہیں۔ اس طرح کے نتیجے کی عدم موجودگی میں کیس کو ابتدائی مسئلے کے مقصد کے لیے سمجھا جانا چاہیے، جیسا کہ اصطلاح کے پہلے حصے کے تابع ہے اور اس طرح کسی سرکاری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ملازم کی تجویز اور تائید کو" امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے مدد" کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔" معاملے کے اس تناظر میں بھی انتخابی ٹربیونل کے فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

ہم ٹربیونل کے حکم نامہ کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اس کیس کو الیکشن کمیشن کو بھیجتے ہیں اور اسے ہدایت دیتے ہیں کہ وہ ٹربیونل کو دوبارہ تشکیل دے جس نے اس کیس کی سماعت کی اور ٹربیونل کو ہدایت کرے کہ وہ اٹھائے گئے تمام مسائل پر اپنے نتائج پیش کرے اور نیا حکم جاری کرے۔

اس طرح کا حکم دینے کے ہمارے اختیار پر سوال نہیں اٹھایا گیا تھا لیکن یہ کہا گیا تھا کہ جب مجلس قانون سازیہ یہ کہتا ہے کہ اس طرح کے ایکٹ کے تحت ٹربیونل کے احکامات فیصلہ کن اور حتمی ہوں گے (دفعہ 105)، تو ہمیں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ آئین کے آرٹیکل 136 کے ذریعے ہمیں اور آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیان کو دیے گئے اختیارات کو مجلس قانون سازیہ کے ذریعے چھینا یا ختم نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک یہ اختیارات باقی ہیں، ہماری صوابدید اور عدالت عالیان کی صوابدید ی آزاد ہے۔

جس طرح سے اس ٹربیونل نے اپنے کام کو روک دیا اور شارٹ کٹ لینے کی کوشش کی اس پر ہم اپنی ناپسندیدگی درج کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لازمی ہے کہ یہ ٹربیونل اپنا کام پوری طرح کریں۔ وہ ایڈ ہاک ادارے ہیں جن کو قانون کی عام عدالتوں کی طرح آسانی سے ریمانڈ میں نہیں لیا جا سکتا۔ دفعہ 99 کے تحت ان کا فرض ہے،

" جہاں انتخابات میں کسی بدعنوان یا غیر قانونی عمل کے ارتکاب کی درخواست میں کوئی الزام لگایا جاتا ہے" ریکارڈ کرنے کیلئے۔

" یہ معلوم کرنا کہ آیا کوئی بدعنوان یا غیر قانونی عمل انجام دیا گیا ہے یا نہیں اور اس بدعنوان یا غیر قانونی عمل کی نوعیت۔"

اور،

" ان تمام افراد کے نام دینا، اگر کوئی ہوں، جو مقدمے میں کسی بدعنوان یا غیر قانونی فعل اور اس فعل کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مجرم ثابت ہوئے ہیں اور اُس فعل کی نوعیت ۔"

ان کا فرض انتخابات کو کالعدم قرار دینے یا نہ دینے سے ختم نہیں ہوتا ہے کیونکہ دفعہ 99 اس کے علاوہ فراہم کرتا ہے۔

" دفعہ 98 کے تحت حکم صادر کرتے وقت ٹریبونل ایک حکم وغیرہ بھی دے گا۔۔۔"

درخواست میں بدعنوانی اور غیر قانونی طریقوں، ناجائز اثر و رسوخ اور رشوت ستانی کے بارے میں متعدد الزامات لگائے گئے تھے۔ٹریبونل کا فرض تھا کہ وہ نہ صرف ان الزامات کی تحقیقات کرے، جیسا کہ اس نے کیا، بلکہ ان الزامات کے بارے میں نتائج ریکارڈ کر کے انکوائری مکمل کرے اور امیدوار پر لگائے گئے الزامات کی مذمت کرے یا بری کرے۔

ہم خرچات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیتے۔

جسٹس بوس۔ میں ایک نکتے کے علاوہ سب پر متفق ہوں۔ مجھے اپنے فاضل بھائی کی طرف سے دی گئی وجہ کے بارے میں کچھ شک ہے جو ایکٹ میں " امیدوار " کی اصطلاح پر مبنی ہے۔ میں اس ایک نکتے پر کوئی رائے ظاہر نہ کرنا پسند کرتا ہوں۔

مقدمہ کو واپس بھیجا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: رتنا پرکھی اننت گووند۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے ایجنٹ: اے۔ڈی۔ ماتھر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document